قسط نمبر ۱۵

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل

مخطوطہ نمبر ۴۲ داخلہ نمبر ۳۷۸۸

- نام کتاب: تحقیق التعلیم فی الترقیق والتفخیم ۔ فن تجوید
- تقطیع: ۸×۶ / ۶×۴ سطر فی صفحہ ۱۷ حجم ۵ ورق
- مصنف: برہان الدین وتقی الدین ابو اسحاق وابو محمد ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجعبری الخلیلی المعروف بابن السرّاج شیخ الخلیل المتولد ۶۴۰ المتوفی ۷۳۲ھ
- کاتب: داؤد بن سلیمان الخربتاوی (مصری) المالکی۔
- سن کتابت: ۲ رمضان ۱۲۲۴ھ خط نسخ
- کاغذ: دستی قطنی مسحوق مصری روشنائی حنظمی عنوان سرخ رنگ
- زبان: عربی نظم۔

اس منظومہ کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے ؎

بحمد الالٰہ ابتدی باری البریٰ تعم مزایا برہ البحر والسریٰ

اور آخری شعر یہ ہے ؎

محمد المہدی والآل وصحبہ وتابعہم مالاح صبح واسفرا

یہ نسخہ یوم دوشنبہ ۲ رمضان ۱۲۲۴ھ کا لکھا ہوا ہے۔ جس نسخہ سے یہ نقل کیا گیا ہے اس پر عبارت درج ہے:

وجد لطرة الاصل مرقوم قوبل بالاصل فصح بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ
ی عشرة بقیت من شوال سنة احدی وثمان مأته علی ید ابراھیم بن سلیمان۔

اور یہ بھی لکھا ہوا ہے :

و وجد ایضا وکان الفراغ من قرأتها علی شیخنا سیف الملۃ والحق والدین ابی بکر
امید عندی الشطیر بابن الجندی رحمہ اللہ یوم الخمیس الثالث والعشرۃ من ذی الحجۃ
ۃ ثلاثۃ وسبعین وتسعمائۃ عن مولانا اجازۃ رحمۃ اللہ علیھم جمیعھم اجمعین۔

سرورق پر ایک دوسری تحریر یہ ملتی ہے :

فی نوبۃ الفقیر للہ تعالیٰ جلال الدین الکتبی ۴ - محرم الحرام سنہ ۱۰۲۶ھ من الھجریۃ النبویۃ

کاتب نے آخر میں اپنا نام داؤد بن سلیمان الخرتباوی (مصری) المالکی لکھا ہے۔ اور وقت
غ کتابت یہ لکھا ہے :

وکان الفراغ من نسخھا بعید الظھر من یوم الاثنین المبارک ثالث شھر رمضان
ظم من شھور سنۃ اربع وعشرین ومایۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا
نل الصلوٰۃ والسلام۔

فن تجوید و قرأت میں ایک اہم مسئلہ تفخیم و ترقیق کا بھی ہے یعنی کس جگہ کس حرف کو موٹی اور
واز میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔ اور کس جگہ ہلکی آواز میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔ مثلاً را جب
وح ہو تو عموماً موٹی آواز میں ادا کی جاتی ہے۔ اور جب مکسور یا ساکن ہو تو عموماً ترقیق یعنی ہلکی آواز
ں ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح لام اسم ذات "اللہ" میں ہمیشہ بالتفخیم ادا کیا جاتا ہے۔ اور لام تعلیل
ـ فعل پر واقع ہو تو بہت ہلکی آواز میں ادا کیا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ تفخیم و ترقیق کا مسئلہ فنِ تجوید کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اس منظومہ کے
نف نے ایک قصیدہ الفیّہ کے ذریعہ اس مسئلہ کو قرآن مجید کی متعدد مثالوں کے ساتھ سمجھایا ہے
یق و تفخیم کی حقیقت بتائی ہے۔ علماء قرأت کے اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ اور بڑی رواں نظم
ں اس پورے مسئلے کو اس طرح پیش کر دیا ہے کہ ایک طالب علم تھوڑی محنت سے اس نظم کو یاد
سکتا ہے۔ اشعار کی جملہ تعداد ۱۲۵ ہے۔

مصنف جن کا پورا نام اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ آٹھویں صدی ہجری کے مشاہیر علماء میں سے ہیں۔
ت کے کنارے ایک گاؤں میں ۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور بانوے برس کی عمر میں شہر خلیل میں ۷۳۲ھ

پائی۔ انھوں نے لبغداد، دمشق وغیرہ میں تعلیم حاصل کی اور مختلف مقامات پر مقیم رہے۔ بالآخر
ں میں آئے اور چالیس سال یہاں مقیم رہنے کے بعد ۷۳۲ھ میں یہیں وفات پائی۔
کا شمار ان مصنفین میں ہوتا ہے جنھوں نے سو یا اس کے قریب کتابیں لکھیں۔ ان کی بعض
ہم ہیں۔ لیکن زیادہ تر کتب مختصر رسائل کی صورت میں ہیں۔ کچھ ان کی اپنی نظموں کی شروح ہیں۔
رے مصنفین کی فنِ تجوید پر لکھی ہوئی کتابوں کی شروح یا ان پر حواشی ہیں۔ ان کی ایک منظوم
تدمیث التذکیر" جرمنی میں ۱۹۱۰ء میں چھپی تھی۔ ان کا دیوان "دیوان الجعبری" کے
۱۳۲۴ھ میں قاہرہ میں طبع ہوا۔
ں نے فن تجوید کے علاوہ علم حدیث اور تذکرۂ رواۃ پر بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کا تفصیلی
ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "درالکامنة فی اعیان المائة الثامنه" ج ۱ ص ۵۵ طبع حیدرآباد
سبکی تاج الدین نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۶ ص ۸۲ طبع قاہرہ ۱۳۲۴ھ میں کیا ہے۔
ں تک ہمارے علم کا تعلق ہے۔ زیرِ نظر منظومہ تحقیق التعلیم کتابی شکل میں طبع نہیں ہوا ہے۔
کسی مجموعہ میں یہ اشعار طبع ہو چکے ہوں۔ لیکن الگ کہیں نظر نہیں آیا۔
ے کتب خانہ میں پایا جانے والا نسخہ مکمل اور عمدہ حالت میں موجود ہے۔ بآسانی پڑھا جا
اور اس قابل ہے کہ اسے طبع کر دیا جائے۔ شاید تصحیح و طباعت کے مرحلے میں دوسرے
ضرورت درپیش نہ ہو۔

■■■■■■■■■■■■■■■■

خطوط نمبر ۴۲/۲ داخلہ نمبر ۳۷۸۸

کتاب: الثبوت فی ضبط الفاظ القنوت۔ فن حدیث

طبع: ۸ × ۶ / ۶ × ۴ حجم: ۶ صفحات سطر فی صفحہ ۱۷

نف: حجة الاسلام حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

تب: داؤد بن اسماعیل الخربتادی المالکی۔

ط: نسخ کاغذ دستی قطنی، مسحوق، مصری۔

شنائی: حنطی، عنوان سرخ رنگ زبان عربی نثر

آغاز :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم ۔

اختتام :

وھذا آخر رسالۃ الثبوت فی ضبط الفاظ القنوت للحافظ جلال الدین السیوطی
ن برکاتہ فی الدنیا والآخرۃ ونفعنا والمسلمین ووالدی واخوانی ومن قرأ فی
الرسالۃ ودعالی ولھم بالمغفرۃ ببرکتہ وبرکۃ علومہ وانفاسہ الطاھرۃ بمنہ
وکرمہ وقد نجز تعلیقھا لنفسہ ولمن اراد اللہ تعالیٰ ان یملکھا افقر عباد اللہ الیہ
ابن سلیمان الخربتادی عفی عنہ ۔

مصنف کے بہت سے رسائل میں سے یہ ایک عربی نثر میں مختصر رسالہ ہے جس میں انھوں نے
ئے قنوت کے الفاظ کی تحقیق کی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلفظہٖ جو دعائیں مروی
، ان میں سب سے اونچا مرتبہ تشہد کو حاصل ہے ، اور دوسرا درجہ دعائے قنوت کا ہے ۔ بقیہ
ائیں تیسرے درجے میں شمار ہوتی ہیں ۔ اس لئے علماء نے تشہد اور قنوت کے الفاظ کی
ایات کو ضبط کیا اور ان کی ترتیب و تلفظ کی تحقیق کی ہے ۔

اس موضوع پر ہر زمانہ میں علماء نے کافی توجہ دی اور زیر نظر رسالہ اس سلسلہ کی ایک کڑی
ہے ۔ بہت دن ہوئے یہ رسالہ مصنف کے مجموعہ رسائل میں طبع ہوا تھا ۔ مگر اب نایاب ہے ۔
اس لئے دوبارہ طباعت مفید ہوگی ۔